باب: 33

امام محمدؒ

(753 - 805 AD)

امام محمدؒ، فقہ حنفی کے دوسرے بازو سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کا اصلی وطن دمشق ہے۔ آپ کے والد جن کا نام حسن تھا، دمشق کے ایک گاؤں حرستا سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ وطن چھوڑ کر وسط چلے آئے تھے اور انہوں نے وہیں سکونت اختیار کرلی تھی۔ امام محمدؒ ابن الحسن 135AH/753AD میں پیدا ہوئے۔

تعلیم کے حصول کے لیے امام محمدؒ کا پہلے کوفہ جانا ہوا۔ آپ نے یہاں مختلف علوم کی تحصیل شروع کی اور بڑے بڑے محدثین اور فقہا کی صحبت اٹھائی۔ مسعر بن کدام، امام سفیان ثوری، مالک بن دینار اور امام اوزاعی وغیرہ سے حدیثیں روایت کیں۔ کم و بیش دو برس تک امام ابو حنیفہؒ کی خدمت میں رہے۔ امام صاحب کی وفات کے بعد آپ نے قاضی امام ابو یوسفؒ سے بقیہ تعلیم حاصل کی۔ پھر آپ مدینہ تشریف لے گئے اور تین سال تک امام مالکؒ سے حدیث پڑھتے رہے۔

امام محمدؒ کا ابھی آغازِ شباب ہی تھا کہ آپ کے فضل و کمال کے چرچے پھیل گئے تھے۔ 20 برس کی عمر میں ہی آپ مسندِ درس پر بیٹھے اور باقاعدہ لائق استاد بن گئے۔ لوگوں نے آپ سے بھرپور استفادہ کیا۔ امام محمدؒ کے حلقۂ درس سے اگرچہ بہت سے نامور علماء تعلیم پا کر نکلے لیکن ان سب میں امام شافعیؒ کا نام خصوصیت سے لیا جا سکتا ہے۔ امام شافعیؒ کو امام محمدؒ کے فیض صحبت نے بڑے بڑے کمالات کے رستے دکھائے۔ اور اس کا خود امام شافعیؒ کو بھی اعتراف تھا۔ دوسری طرف امام محمدؒ بھی امام شافعیؒ کی نہایت عزت کرتے تھے کیونکہ آپ انہیں اور شاگردوں سے بہت مختلف پاتے تھے۔

امام محمدؒ کی شہرت زیادہ تر فقہ میں ہے۔ اور آپ کی تصنیفات عموماً اسی فن سے متعلق ہی پائی جاتی ہیں۔ آج فقہ حنفی کا دار و مدار ان ہی کتابوں پر ہے۔ تاہم امام صاحب تفسیر، حدیث اور ادب میں بھی اجتہاد کا درجہ رکھتے تھے۔ حدیث میں آپ کی کتاب کا نام (امام مالکؒ کی کتاب پر) "موطا" ہی ہے جو بہت مشہور بھی ہے۔ "کتاب الحج" تو اپنے استاد، امام مالکؒ کی رَد میں لکھی گئی کتاب ہے۔ اس میں آپ کا کہنا ہے کہ "۔۔ مدینہ والوں کا دعویٰ ہے کہ وہ حدیث کے پیرو ہیں حالانکہ کئی مسائل میں صریح ان کے خلاف حدیث موجود ہے۔۔"۔

فقہ کے موضوع پر امام محمدؒ کی جو مشہور کتابیں ہیں ان کے نام ہیں، مبسوط، جامع صغیر، جامع کبیر اور زیادات۔ ان کتابوں کے علاوہ آپ کی اور تصانیف بھی ہیں جیسے کیانیات، جرجانیات، رقیات اور ہارونیات۔ لیکن امام صاحب کی آخری مگر سب سے اہم تصنیف "السیر الصغیر" اور "السیر الکبیر" ہے جو 60 جلدوں پر مشتمل ایک بہت ہی ضخیم تصنیف ہے۔ فقہ کی جتنی کتابیں اب تک لکھی جاچکی ہیں، چاہے وہ کسی مذہب اور فرقے کی ہوں، ان سب میں کتاب السیر کا باب ضرور ملتا ہے۔

امام سرخسیؒ نے جو ایک مشہور حنفی فقیہ گزرے ہیں "شرح السیر الکبیر" تالیف کی ہے۔ امام سرخسیؒ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہیں ظالمانہ ٹیکس کے خلاف آواز بلند کرنے پر ایک اندھے کنویں میں قید کردیا گیا تھا۔ تاہم جیلر صاحب کی علم دوستی کے سبب انہیں اس بات کی اجازت مل گئی تھی کہ امام صاحب کے شاگردان کے پاس پہنچ کر اپنے استاد کے ارشادات نوٹ کر سکتے تھے۔ چناں چہ شرح السیر الکبیر جو چار جلدوں پر مشتمل ہے اسی قید کی حالت میں املا کرائی گئی۔

مبسوط، اصل میں قاضی ابو یوسفؒ کی تصنیف ہے لیکن امام محمدؒ نے اپنی کتاب میں انہی مسائل کی مزید توضیح کی ہے۔ جامع صغیر میں آپ نے قاضی ابو یوسف کی روایت سے امام ابو حنیفہؒ کے تمام اقوال لکھے ہیں۔ جامع کبیر ایک ضخیم کتاب ہے، جس میں امام ابو حنیفہؒ کے اقوال کے ساتھ قاضی ابو یوسف اور امام زفر کے اقوال بھی لکھے ہیں۔ اس کتاب میں ہر مسئلہ کے ساتھ دلیل بھی لکھی ہے۔ یوں، حنفی اصولِ فقہ کے جو مسائل بعد والوں نے قائم کئے ہیں، زیادہ تر اسی کتاب کے استدلال اور استنباط سے لیے ہیں۔ بڑے بڑے نامور فقہا نے اس کی شرحیں بھی لکھی ہیں۔ زیادات میں، جامع کبیر کی تصنیف کے بعد، جو اضافی باتیں سامنے آئیں وہ اس میں درج کیے گئے ہیں۔ اسی لیے اس کا نام "زیادات" ہے۔

خلیفہ ہارون رشید نے آپ کے فضل و کمال سے واقف ہو کر امام محمدؒ کو قاضی کی خدمت دی۔ ہارون رشید آپ سے اس قدر متاثر تھے کہ آپ کو اکثر اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ 189AH/805AD میں ہارون رشید رے گئے تو امام صاحب کو بھی ساتھ لے گئے۔ جب وہ لوگ رے کے قریب رنبویہ گاؤں پہنچے تو اچانک قضا آئی اور امام محمدؒ کو اپنے ساتھ لے گئی۔ آپ کے اس اچانک انتقال پر خلیفہ ہی نہیں بلکہ ہر خاص و عام کو بہت صدمہ ہوا۔

Siddiqui Publications